السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ ہم ہر سال عمرہ ادا کرنے کےلیے رمضان المبارک میں مکہ مکرمہ جاتے ہیں تو ایک سال میں اپنے باپ کی طرف سے اور دوسرے سال اپنی والدہ کی طرف سے عمرہ کی نیت کرلیتا ہوں لیکن آخری عمرہ جو میں نے کیا ہے تو اس میں دونوں کی طرف سے نیت کی تھی اور جب میں نے اس عمرے کے بارے میں پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ عمرہ آپ ہی کےلیے ہوگا، آپ کے ماں باپ کےلیے نہیں ہوگا تو کیا یہ بات صحیح ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہاں یہ بات صحیح ہے۔ اہل علم کہتے ہیں کہ حج اور عمرہ دو کی طرف سے نہیں بلکہ صرف ایک ہی شخص کی طرف سے ہوسکتا ہے۔ یعنی اپنےلیے یا صرف اپنے باپ یا ماں کےلیے اور یہ ممکن نہیں کہ آدمی دو کی طرف سے لبیک کہے اور اگر کسی نے ایسا کیا تو یہ دو کی طرف سے نہیں بلکہ خود اسی کی طرف سے ہوگا۔

میں یہ بھی کہوں گا کہ ہر انسان کو چاہیے کہ عہ عمرہ، حج، صدقہ، نماز، تلاوت قرآن اور دیگر تمام اعمال صالحہ اپنی طرف سے ادا کرے کیونکہ ہر انسان ان اعمال صالحہ کا خود س محتاج ہے۔ ایک دن آنے والا ہے کہ انسان ایک ایک نیکی کی تمنا کرے گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کی یہ رہنمائی نہیں فرمائی کہ لوگ اپنے اعمال صالحہ کو اپنے باپ، ماں، یا کسی زندہ یا مردہ انسان کی طرف منسوب کردیں، ہاں البتہ آپ نے یہ ضرور رہنمائی فرمائی ہے کہ فوت شدگان کےلیے دعا کی جائے، چنانچہ آپ کا ارشاد گرامی ہے:

(اذامات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلاثة: الا من صدقة جارية' او علم ينفع به' اوولد صالح يدعوله) (صحيح مسلم' الوصية' باب مايلحق الانسان من الثواب بعدوفاته' ح: 1631)

''جب انسان فوت ہوجاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہوجاتا ہے، ہاں البتہ تین طرح کا عمل باقی رہتا ہے (1) صدقہ جاریہ (2) علم جس سے نفع اٹھایا جارہا ہوں اور (3) نیک بچہ جو اس کےلیے دعا کرتا ہو۔''

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ پر غور فرمائیے کہ ''نیک بچہ جو اس کےلیے دعا کرتا ہو۔'' آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ نیک بچہ جو اس کےلیے قرآن پڑھتا ہو یا اس کےلیے دو رکعتیں پڑھتا ہو یا اس کی طرف سے حج اور عمرہ کرتا ہو یا اس کی طرف سے روزہ رکھتا ہو بلکہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ ''نیک بچہ جو اس کےلیے دعا کرتا ہو۔'' حالانکہ سیاق میں عمل صالح کا ذکر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ افضل یہ ہے کہ انسان اپنے والدین کےلیے کوئی اور عمل صالح کرنے کی بجائے دعا کرے لیکن اگر کوئی شخص عمل صالح کرکے اسے اپنے والدین یا کسی ایک کی طرف منسوب کردے تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن حج اور عمرہ میں بیک وقت دونوں کی طرف سے لبیک نہ کہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب المناسک: ج2 صفحہ269

محدث فتوی